

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام میں کنیز و لونڈی کے بارے میں کیا حکم ہے اور اس کی اولاد کے بارے میں اور لونڈی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے کیا نکاح کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔ (محمد طیب اعوان صدر کلاتھ ہاؤس گول چوک پورے والا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کنیز و باندی کے بارے میں ایک مقامات پر احکامات ذکر فرمائے ہیں۔ مندرجہ بالا مسئلہ کی تفہیم کے لیے درج ذیل آیات پر غور فرمائیں۔

1۔ **وَأَنْ تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نِسَاءِ الْغَنِيِّاتِ وَأَنْ تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نِسَاءِ الْغَنِيِّاتِ وَأَنْ تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نِسَاءِ الْغَنِيِّاتِ** ... سورة النساء ۳۴

"اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ان سے انصاف نہ کر سکو گے۔ پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو، تین تین، چار چار تک نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا پھر وہ کنیزیں اور باندیاں ہیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ بات قرین صواب ہے۔"

2۔ **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** ... سورة النساء ۲۴

نیز تمام شوہروں والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر وہ باندیاں جو تمہارے قبضے میں آئیں۔

3۔ **وَمَنْ لَمْ يَسْتَفِمْ مِنْهُمْ لَعَلَّآ أَنْ يَخْبِتَ مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَا فِئْءَ لَهُمْ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ** ... سورة النساء ۲۵

جو شخص کسی آزاد مومنہ عورت سے نکاح کرنے کا مقصد نہ رکھتا ہو وہ کسی مومنہ باندی سے نکاح کر لے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا حال خوب جانتا ہے (کوئی عورت آزاد یا باندی) سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ لہذا ان کے مالکوں کی اجازت سے تم ان سے نکاح کر سکتے ہو۔

وَالَّذِينَ يَمْلِكُونَ الْغُلَامَ وَالْغُلَامَاتِ لَا يُجُنِبُ الْغُلَامُ الْمَوْلَاةَ وَلَا الْمَوْلَاةُ الْغُلَامَ ... سورة المؤمنون ۷

وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں یا باندیوں کے وہ قابل ملامت نہیں ہیں البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان آیات میں شرمگاہوں کی حفاظت کے عمومی حکم سے دو قسم کی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ (1) ازواج (2) **مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ**۔ ازواج کا اطلاق زبان عرب کے معروف استعمال اور قرآن حکیم کی تصریحات کے مطابق صرف ان عورتوں پر ہوتا ہے جو باقاعدہ نکاح میں لائی گئی ہوں اور معروف طریقے کے مطابق ان سے عقد قائم کیا گیا ہو۔ اس کے لیے اردو میں بیوی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ **مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** عربی محاورہ اور قرآنی لغت کے اعتبار سے لونڈی و باندی پر بولا جاتا ہے یعنی وہ عورت جو آدمی کی ملک اور قبضہ میں ہو۔ اس طرح یہ آیات توضیح کردہ ہیں کہ مملوکہ باندی سے بھی مالک کو جنسی تعلقات قائم کرنا جائز ہیں۔ اور اس کے جواز کی بنیاد نکاح نہیں بلکہ ملک ہے اگر اس کے لیے نکاح شرط ہوتا تو اسے ازواج سے علیحدہ بیان کرنے کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ منجوحہ ہونے کی صورت میں وہ بھی ازواج میں داخل ہوتیں۔

عصر حاضر میں بعض متقدمین اور مغرب زدہ طبقہ جنہیں باندی سے تمتع کا جواز تسلیم نہیں، وہ سورۃ النساء کی آیت **"وَمَنْ لَمْ يَسْتَفِمْ مِنْهُمْ لَعَلَّآ أَنْ يَخْبِتَ مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَا فِئْءَ لَهُمْ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ"** سے استدلال کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں کہ لونڈی سے بھی نکاح کر کے ہی تمتع کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہاں یہ حکم دیا گیا کہ اگر تمہاری مالی حالت کسی آزاد خاندانی عورت سے شادی کرنے کی قہقارہ ہو تو کسی لونڈی سے ہی نکاح کر لو۔ لیکن ان لوگوں کی یہ عجیب خصوصیت ہے کہ ایک ہی آیت کے ایک ٹکڑے کو مفید طلب پا کر اپنا مزعومہ مسئلہ اخذ کر لیتے ہیں اور اس آیت کا دوسرا ٹکڑا جو ان کے مدعا کے خلاف پڑتا ہے اسے ہضم کر جاتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں لونڈیوں سے نکاح کرنے کی ہدایت ان لفظوں میں کی گئی ہے **"فَاِنْ يَخْتَضِعْنَ مِنْكُمْ مُّغْتَنِبَاتٍ مِّنْ اَوْلِيَّائِكُمْ فَلَا فِئْءَ لَهُنَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي ذَلِكَ"** ان باندیوں سے نکاح تم ان کے مالکوں کی اجازت سے کرو اور ان کو معروف طریقہ کے مطابق ان کے مہر ادا کرو۔ یہ آیت کریمہ تو صاف بتلا رہی ہے کہ یہاں خود لونڈی کے مالک کا مسئلہ نہیں بلکہ کسی ایسے شخص کا معاملہ زیر بحث ہے جو آزاد عورت سے شادی کے اخراجات کا بار نہیں اٹھا سکتا جس کی بنا پر وہ دوسرے شخص کی مملوکہ باندی سے نکاح کا خواہش مند ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اپنی لونڈی سے نکاح کا مسئلہ ہو تو اس کے وہ اہل و سرپرست کون ہو سکتے ہیں جن سے اسے اجازت لینا پڑتی ہے؟ مگر قرآن سے کھیلنے والے صرف **"فَاِنْ يَخْتَضِعْنَ"** کو لیتے ہیں اور اس کے بعد **"يَاْذَنُ اٰلِهِنَّ"** کو سرے سے نظر انداز کر دیتے ہیں (از تفہیم القرآن مع حک و اضافہ)

الموسىٰ اشعري رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مستقی علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول کتاب الایمان رقم 11)

تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا اور ایسا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ اور ایسا آدمی جس کے ماتحت باندی ہے اور اس سے جماع کرتا ہے، اسے ادب سکھاتا ہے تو اس کے ادب کو لکھا بناتا ہے اور اسے تعلیم سکھاتا ہے تو اس کی تعلیم کو لکھا کرتا ہے۔ پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے، اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

یہ صحیح حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باندی کے ساتھ تمتع بوجہ ملکیت ہے اس لیے فرمایا "بطوبا" وہ اس سے وطی کرتا ہے، پھر آزاد کر کے نکاح کر لیتا ہے تو دہر اجر ہے۔ ظاہر ہے شادی سے قبل وہ اس سے تمتع بوجہ ملک کرتا ہے۔ ہر کیفیت سلف صالحین اور قدیم ائمہ مفسرین کا یہی موقف ہے کہ باندی سے تمتع بوجہ ملک ہے، اس لیے اللہ نے انہیں ازواج سے علیحدہ ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ 7/127 میں ایک باب یوں باندھا ہے "باب النکاح وملك المملک لا یجتمعان" نکاح اور ملک مملک میں دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ اس باب کے تحت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر لائے ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے اپنے غلام کے ساتھ جماع کر لیا اور عورت نے کہا کیا اللہ نے قرآن میں نہیں فرمایا "أَوْفَا نَلْکُتْ أَيْنَا نُنْکُ" کہ تمہارے ملک عین تم ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ میرا غلام میرا ملک عین ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مارا اور ان دونوں میں جدائی کی اور دیگر شہروں کی جانب لکھ بھیجا۔ جو بھی عورت اپنے غلام سے تمتع کرے یا بغیر گواہ یا ولی کے شادی کرے ان پر حد لاگو کرو۔ اور ابن کثیر و طبری میں ایک منقطع اثر میں ہے کہ صحابہ نے کہا اس عورت نے قرآن کی بے جاناوہی کی ہے۔ اس اثر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کو اپنی باندی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے نہ کہ عورت اپنے غلام سے۔

اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفسیر القرآن 3/265۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَزْنُوْا بِمَا عَلَّمْتُمْ بَيِّنٰتًا ۚ اِنَّهٗ كَانَ ذَنْبًا عَظِيْمًا ۝۵۰ ... سورة الاحزاب

اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال کر دیں جن کے مہر تم نے ادا کیے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لوہیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیویوں کے لیے باندیوں کو بھی حلال فرمایا ہے۔ اس اجازت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قریظہ کی باندیوں میں سے ریحانہ رضی اللہ عنہا اور غزوہ بنو مصطلق کی باندیوں سے جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر کی باندیوں سے صفیہ رضی اللہ عنہا اور متوقس مصر کی بھیجی ہوئی باندی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص فرمایا ان میں سے پہلی تین کو آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا لیکن ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ نہیں بھی ثابت نہیں کہ آپ نے اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا ہو بلکہ ملک مملک کی بنا پر ہی اس سے تمتع کرتے رہے اور ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا۔

باندی سے جو اولاد ہوگی وہ اس شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی۔ اس اولاد کے قانونی حقوق وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی اولاد کے لیے مقرر ہیں۔ صاحب اولاد ہوجانے کے بعد وہ عورت فروخت نہ کی جاسکے گی اور مالک کی وفات کے بعد وہ خود بخود آزاد ہوجائے گی۔ اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ باندیوں کے احکام کی تفصیل کے لیے دیکھیں سورۃ نساء کی تفسیر "تیسیر القرآن" از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور تفسیر القرآن از سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔

حد ما حدی والند اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 - کتاب النکاح - صفحہ 348

محدث فتویٰ